طرق تحمل حدیث اور حدیث کا تحریری تسلسل: صحیح مسلم کا اختصاصی مطالعہ

Methods of Hadith Transmission and the Written Continuity of Hadith: A Specialized Study of Sahih Muslim

Abdul Mannan [1]

Prof. Dr. Khalid Zafarullah [2]

Dr. Khalid Mahmood Arif [3]

Abstract:

This study explores the methods of transmission and the written continuity of Hadith, with special reference to Sahih Muslim. Islamic scholarship has preserved religious knowledge through both oral and written traditions. The science of Hadith transmission developed systematic approaches for ensuring accuracy and authenticity across generations. Scholars classified eight primary methods of Hadith transmission; *al-samāʿ min lafẓ al-shaykh, al-qirāʾah ʿalā al-shaykh, al-ijāzah, al-munāwalah, al-kitābah / al-mukātabah, iʿlām al-rāwī , al-waṣiyyah* and *al-wijādah*. Among these, the first three involve oral and written modes, while the latter five explicitly indicate written sources. Through these methods, Hadith scholars devised technical terms and formulas that help determine whether a narration is based on oral transmission or written documentation. The article highlights the significance of such distinctions in evaluating Hadith authenticity, particularly in identifying narrations rooted in written sources. Special attention is given to Imam Muslim's methodology in *al-Jāmiʿ al-Sahīh*, where he frequently relied on 'owners of manuscripts' (*ashāb al-kutub*) and narrators with authenticated written records. This indicates the strong presence of written Hadith collections prior to and during Imam Muslim's compilation. By analyzing isnads and terminology, the research demonstrates that Imam Muslim consciously selected reports from written sources and ensured precision through comparison with earlier documented collections. The findings affirm that both memorization and writing coexisted as valid means of Hadith preservation, but written sources played a crucial role in ensuring textual stability. Ultimately, this study contributes to a deeper understanding of Hadith sciences by clarifying the balance between oral and written transmission in early Islamic scholarship.

Keywords: *Turuq al-Tahammul), Written Sources of Hadith, Sahih Muslim, Isnad and Authenticity, Oral and Written Tradition*

دنیا میں مختلف علوم کی تعلیم و ترویج کے مختلف ذرائع جاری و ساری ہیں۔ مثلاً علم تجوید و قراءۃ اور حفظ القرآن کا سلسلہ شفاہی اور زبانی مشق سے جاری ہے۔اسی طرح مختلف تحریری و عملی مشق سے آگے نسلوں کو منتقل کیے جارہے ہیں۔ ترویج علوم کے رائج سلسلوں میں محدثین

[1]. Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, Riphah International University, Faisalabad

[2]. Professor, Department of Islamic Studies, Riphah International University, Faisalabad

[3]. Chairman, Department of Islamic Studies, Riphah International University, Faisalabad

کرام نے تدریس و ترویج حدیث نبویﷺ کے لیے تحمل الحدیث کا طریقہ اپنایا ہے۔اس میں آٹھ مختلف طریقوں سے حدیث آگے پڑھائی جاتی ہے اور ان آٹھ مختلف طرق کے اظہار کے لیے الگ الگ صیغ تحمل الحدیث وضع کیے گئے ہیں جن کی مدد سے حدیث نبوی کی تعلیم و تدریس بھی نسل در نسل جاری ہے اور ان سے حدیث نبوی کے آگے منتقل ہونے کے طریقے کی بھی خبر ہو جاتی ہے کہ آیا یہ حدیث شفاہی طریقے سے تلامذہ کو منتقل ہوئی ہے یا اس کے ساتھ ساتھ تحریری طور پر بھی آگے منتقل ہوتی ہے۔یہ تمام باتیں جاننے کے لیے اور خاص کر کتب حدیث کے تحریری مآخذ دیکھنے سے پہلے نقل حدیث اور تحمل حدیث کے تمام طرق کا جائزہ لیناضروری ہے کہ محدثین اور علماء اصول حدیث نے نقل حدیث اور تحمل حدیث کے کون سے طرق بیان کیے ہیں۔اور ان طرق کو اختیار کرتے ہوئے ان کے ادا کے صیغے اور الفاظ کون سے ہیں، یہ واضح ہوناضروری ہے کہ کس صیغے کے استعمال سے ہم تحریری مآخذ لے سکتے ہیں اور کس صیغے سے شفاہی/سماعی مراد ہو گی؟ قاضی عیاض نے 'الالماع الی معرفۃ اصول الروایۃ و تقیید السماع' میں 'باب انواع الاخذ و اصول الروایۃ' کے تحت اور حافظ ابن الصلاح نے 'مقدمہ ابن الصلاح' میں 'بیان اقسام طرق نقل الحدیث و تحملہ' میں طرق تحمل حدیث کی آٹھ بڑی قسموں کا تذکرہ کیا ہے:

السماع من لفظ الشیخ، قراءۃ علی الشیخ، الاجازۃ، المناولۃ،

الکتابۃ/المکاتبۃ، اعلام الراوی للطالب، الوصیۃ، الوجادۃ[1]

طرق تحمل حدیث میں سے مؤخر الذکر پانچ اقسام صراحتاً زیر قراءت یا زیر سماع کتاب کے تحریری مآخذ ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔جب کہ پہلی تین اقسام (السماع من لفظ الشیخ، قراءۃ علی الشیخ، الاجازہ) حفظ اور کتاب دونوں سے روایت کرنے پر محمول ہیں۔ان تمام اقسام طرق سے روایت کرنے کے لیے مخصوص الفاظ اور صیغے ہیں جن کے بولنے سے راوی کی بیان کردہ حدیث کی حیثیت واضح ہو جاتی ہے۔ذیل میں ان طرق اور صیغ الاداء کی صراحت سے واضح ہو جائے گا کہ ہم کس کو تحریری ماخذ تصور کریں گے اور کس کو سماعی ماخذ سمجھیں گے۔السماع من لفظ الشیخ کے بارے میں قاضی عیاض فرماتے ہیں:

وَهُوَ مُنْقَسِمٌ إِلَى إِمْلَاءٍ أَوْ تَحْدِيثٍ وَسَوَاءٌ كَانَ مِنْ حِفْظِهِ أَوِ الْقِرَاءَةِ مِنْ كِتَابِهِ وَهُوَ أَرْفَعُ دَرَجَاتِ أَنْوَاعِ الرِّوَايَةِ عِنْدَ الْأَكْثَرِينَ-وَلَا خِلَافَ أَنَّهُ يَجُوزُ فِي هَذَا أَنْ يَقُولَ السَّامِعُ مِنْهُ حَدَّثَنَا وَأَخْبَرَنَا وَأَنْبَأَنَا وَسمعت فلَانا يَقُولُ وَقَالَ لَنَا فُلَانٌ وَذَكَرَ لَنَا فُلَانٌ [2]

حافظ ابن الصلاح یہی تعریف کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:

وهذا القسم ارفع الاقسام عند الجماهير[3]

---

[1]۔ قاضی عیاض، الالماع الی معرفۃ اصول الروایۃ و تقیید السماع، قاہرہ: دار التراث، ۱۹۷۰ء الطبعۃ الاولی، ص ۶۸۔
Qāḍī ʿIyāḍ, *al-Ilmāʿ ilā Maʿrifat Uṣūl al-Riwāyah wa Taqyīd al-Samāʿ*, Cairo: Dār al-Turāth, 1970, p. 68.

[2]۔ قاضی عیاض، الالماع، ص ۶۹۔
Qāḍī ʿIyāḍ, *al-Ilmāʿ*, p. 69.

[3]۔ ایضاً، ص ۶۲۔
ibid, p. 62.

مذکورہ حوالوں سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ السماع من لفظ الشیخ میں محدث/استاد کا اپنے حافظے اور کتاب (دونوں) سے روایت بیان کرنا شامل ہے اسی طرح تلمیذ کا سننا یا لکھنا دونوں کو شامل ہے۔ یہی توضیح امام زرکشی (متوفی ۷۹۴ھ) اپنی کتاب النکت علی مقدمہ بن الصلاح میں اور امام سیوطی (۹۱۱ھ) اپنی کتاب تدریب الراوی میں لکھتے ہیں:

هذا القسم ارفع الاقسام عند الجماهير 1

اس کو بیان کرنے کے لیے صیغوں کی درجہ بندی میں محدثین کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے۔ خطیب بغدادی (متوفی ۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

ما يسمعه من لفظ المحدث الراوى له بالخيار بين قوله"سمعت" ، و"حدثنا"، و"اخبرنا"، و"انبانا" الاان ارفع هذه العبارات "سمعت" ثم يتلوها قول "حدثنا" و"حدثنى" ثم قول "اخبرنا" وهو كثيرالاستعمال2

قاضی عیاض فرماتے ہیں:

وَلَا خِلَافَ أَنَّهُ يَجُوزُ فِي هَذَا أَنْ يَقُولَ السَّامِعُ مِنْهُ حَدَّثَنَا وَأَخْبَرَنَا وَأَنْبَأَنَا وَسمعت فلَانا يَقُولُ وَقَالَ لَنَا فُلَانٌ وَذَكَرَ لَنَا فُلَانٌ 3

حافظ ابن الصلاح فرماتے ہیں:

قُلْتُ: (حَدَّثَنَا، وَأَخْبَرَنَا) أَرْفَعُ مِنْ (سَمِعْتُ) مِنْ جِهَةٍ أُخْرَى، وَهِيَ أَنَّهُ لَيْسَ فِي (سَمِعْتُ) دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الشَّيْخَ رَوَّاهُ الْحَدِيثَ وَخَاطَبَهُ بِهِ، وَفِي (حَدَّثَنَا، وَأَخْبَرَنَا) دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّهُ خَاطَبَهُ بِهِ وَرَوَاهُ لَهُ، أَوْ هُوَ مِمَّنْ فَعَلَ بِهِ ذَلِكَ 4

مذکورہ بالا اقوال محدثین سے یہ بات واضح ہے کہ مطلب جب ''حدثنا، واخبرنا، وسمعت فلانا یقول'' جیسے صیغوں سے روایت کرے تو اس میں حفظ اور کتاب دونوں سے روایت کرنا شامل ہے۔ خاص طور پر جب تلمیذ اپنے کسی صاحب کتاب شیخ سے روایت کرے یا کسی کتاب کے ناسخ و ناقل محدث سے روایت کرے تو اس میں یہ گمان غالب ہے کہ وہاں تلمیذ نے سماعت کے ساتھ ساتھ اپنی شیخ کی کتاب کو بھی پیش نظر رکھا ہے۔ طرق تحمل الحدیث میں دوسری قسم قراءۃ علی الشیخ کی ہے۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں:

وَسَوَاءٌ كنت أَنْتَ القارىء أَوْ غَيْرُكَ وَأَنْتَ تَسْمَعُ أَوْ قَرَأْتَ فِي كِتَابٍ أَوْ مِنْ حِفْظٍ أَوْ كَانَ الشَّيْخُ يَحْفَظُ مَا يقْرَأ عَلَيْهِ أويمسك أَصْلَهُ وَلَا خِلَافَ أَنَّهَا رِوَايَةٌ صَحِيحَةٌ5

حافظ ابن الصلاح قراءۃ علی الشیخ کے بارے میں فرماتے ہیں:

---

[1] ۔ السیوطی، جلال الدین، عبدالرحمن بن ابی بکر، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، لاہور: دار نشر الکتب الاسلامیہ، الجزء الثانی، ص۸

al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn, ʿAbd al-Raḥmān b. Abī Bakr, *Tadrīb al-Rāwī fī Sharḥ Taqrīb al-Nawawī*, Lahore: Dār Nashr al-Kutub al-Islāmiyyah, part 2, p. 8.

[2] ۔ بغدادي، خطيب، أبو بكر أحمد بن علي، الكفاية في علم الرواية، بيروت: دار الكتب العلمية، ۱۹۸۸ء، ص ۶۲۔

al-Baghdādī, Khaṭīb, Abū Bakr Aḥmad b. ʿAlī, *al-Kifāyah fī ʿIlm al-Riwāyah*, Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1988, p. 62.

[3] ۔ قاضی عیاض، الالماع، ص۶۹۔

Qāḍī ʿIyāḍ, *al-Ilmāʿ*, p. 69.

[4] ۔ ایضاً۔

ibid

[5] ۔ ایضاً، ص ۷۰

ibid, p. 70

وَأَكْثَرُ الْمُحَدِّثِينَ يُسَمُّونَهَا (عَرْضًا) مِنْ حَيْثُ إِنَّ الْقَارِئَ يَعْرِضُ عَلَى الشَّيْخِ مَا يَقْرَؤُهُ كَمَا يَعْرِضُ الْقُرْآنَ عَلَى الْمُقْرِئِ. وَسَوَاءٌ كُنْتَ أَنْتَ الْقَارِئَ، أَوْ قَرَأَ غَيْرُكَ وَأَنْتَ تَسْمَعُ، أَوْ قَرَأْتَ مِنْ كِتَابٍ، أَوْ مِنْ حِفْظِكَ، أَوْ كَانَ الشَّيْخُ يَحْفَظُ مَا يُقْرَأُ عَلَيْهِ، أَوْ لَا يَحْفَظُهُ لَكِنْ يُمْسِكُ أَصْلَهُ هُوَ أَوْ ثِقَةٌ غَيْرُهُ. وَلَا خِلَافَ أَنَّهَا رِوَايَةٌ صَحِيحَةٌ [1]

البتہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ کیا ''قراءۃ علی الشیخ''السماع من لفظ الشیخ کے برابر ہے؟اس سے درجے میں کم ہے یا اس سے بلند تر ہے.....؟امام رامہرمزی فرماتے ہیں کہ امام مالک کے نزدیک قراءۃ علی الشیخ اور سماعت دونوں برابر ہیں۔ [2]

یہی مذہب علماءِ حجاز، کوفہ اور امام بخاری کا بھی ہے۔[3] امام ابو حنیفہ اور ابن ابی ذنب قراءۃ علی الشیخ کی ترجیح کے قائل ہیں۔ [4]

قراءۃ علی الشیخ والی روایات کو بیان کرنے کے لیے سب سے واضح لفظ ''قَرَأْتُ عَلَى فُلَانٍ'' ''اَوقُرِئَ عَلَى فُلَانٍ وَاَنَا اَسْمَعُ فَاَقَرَّہُ'' کے صیغے ہیں اس کے بعد تلمیذ کی حدثنا کے ساتھ صراحت والے الفاظ ہیں۔ جیسے حدثنا فلان قراءۃ علیہ ''او خبرنا قراءۃ علیہ''۔ [5]

البتہ قراءۃ علی الشیخ والی روایات کو مطلقاً''حدثنا، واخبرنا'' کے صیغے سے بیان کرنے میں محدثین کا اختلاف ہے۔پہلی رائے عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، احمد بن حنبل، امام نسائی، وغیرہ کی ہے کہ قراءۃ علی الشیخ والی روایت کو ''حدثنا'' کے صیغوں سے بیان کرنا جائز نہیں ہے۔[6] دوسری رائے امام شافعی اور امام مسلم(261ھ) کی ہے کہ ایسی روایت کو بیان کرنے کے لیے ''حدثنا'' کا استعمال درست نہیں۔ اخبرنا سے بیان کرنا جائز ہے۔[7] تیسری رائے امام زہری، امام مالک، سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید القطان، امام بخاری اور کبار علماء حجاز و کوفہ ہے کہ اِنَّہٗ کَالسَّمَاعِ من لفظ الشیخ۔ لہٰذا اس کے لیے ''حدثنا واخبرنا'' کا استعمال جائز ہے۔[8]

امام شعبہ نے منصور سے سوال کیا کہ جب میں آپ پر قراءۃ کروں تو آپ سے روایت کرتے وقت میں کیا کہوں تو منصور نے کہا قل 'حدثنا'[9]

---

[1]۔ مقدمہ ابن الصلاح، ص ۶۴۔

Muqaddimah Ibn al-Ṣalāḥ, p. 64

[2]۔ رامہرمزی، حسن بن عبدالرحمن، قاضی، المحدث الفاضل بین الراوی والواعی، بیروت: دار الفکر، طبع ثالث ۱۸۷۴ء، ص ۴۲۰۔

Rāmahurmuzī, Ḥasan b. ʿAbd al-Raḥmān, Qāḍī, *al-Muḥaddith al-Fāḍil bayn al-Rāwī wa al-Wāʿī*, Beirut: Dār al-Fikr, 1974, p. 420.

[3]۔ مقدمہ ابن الصلاح، ص ۶۵۔

Muqaddimah Ibn al-Ṣalāḥ, p. 65.

[4]۔ ایضاً۔ ibid

[5]۔ ایضاً۔ ibid

[6]۔ ایضاً۔ ibid

[7]۔ ایضاً۔ ibid

[8]۔ ایضاً۔ ibid

[9]۔ رامہرمزی، المحدث الفاضل، ص ۴۲۱۔

Rāmahurmuzī, *al-Muḥaddith al-Fāḍil*, p. 421

امام ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے عطاء بن ابی رباح سے سوال کیا کہ اقرا علیک فکیف قول۔۔۔؟ قال: قل: حدثنا عطاء۔[1]

محمد بن یزید الواسطی کہتے ہیں :

ثَنَا عَوْفٌ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِلْحَسَنِ: يَا أَبَا سَعِيدٍ، إِنِّي رَجُلٌ نَائِي الدَّارِ، وَإِنَّهُ تَبْلُغُنَا عَنْكَ أَحَادِيثُ لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْمَعَهَا، فَإِذَا قَرَأْتُهَا عَلَيْكَ وَعَرَفْتَهَا أُحَدِّثُ بِهَا عَنْكَ؟ قَالَ: " نَعَمْ قُلْتُ: وَأَقُولُ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ۔ [2]

صالح بن عمر، حسن واسطی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِقِرَاءَةِ الْكُتُبِ عَلَى الْعَالِمِ، فَإِذَا أَقَرَّ بِهَا رَوَيْتَهَا عَنْهُ، وَقُلْتَ: حَدَّثَنِي فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ [3]

صالح بن ابی الاخفر امام زہری کے متعلق فرماتے ہیں:

أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَقْرَأَ الْكُتُبَ عَلَى الْمُحَدِّثِ ، فَإِذَا أَقَرَّ بِهَا قَالَ:«حَدَّثَنِي» فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ بِكَذَا وَكَذَا [4]

عبد اللہ بن موسی فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ

إِذَا قَرَأْتَ عَلَى الْعَالِمِ فَلَا بَأْسَ أَنْ تَقُولَ، حَدَّثَنَا [5]

امام مسلم کے دوسرے شیخ اسماعیل بن ابی اویس فرماتے ہیں:

سَأَلْتُ مَالِكًا فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ «إِنَّ الْكِتَابَ يُعْرَضُ عَلَيْكَ فَيَحْضُرُ عَرْضَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ ، فَيَجُوزُ لِي وَلِمَنْ حَضَرَ عَرْضَهُ أَنْ أَقُولَ» حَدَّثَنِي " مَالِكٌ ، وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْكَ سَمَاعًا، وَإِنَّمَا عُرِضَ عَلَيْكَ وَأَنَا حَاضِرٌ؟ فَقَالَ: نَعَمْ ، أَوَلَسْتُ أَسْمَعُهُ إِذَا مَرَّ الْخَطَأُ رَدَدْتُهُ [6]

ابوالطاہر اور اسماعیل بن ابی اویس دونوں امام مسلم کے شیخ ہیں اور امام مسلم ان سے "حدثنا" کے ساتھ حدیث روایت کرتے ہیں اور عرض کتب علی الشیخ کی تصدیق وتائید اور تصحیح وتنقیح کہ کے بعد "حدثنا" کے ساتھ روایت کر دیتے ہیں جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شیخ پر پیش کی گئی کتاب سے روایت کے لیے "حدثنا" کا لفظ بھی بولا جاتا ہے۔امام مسلم کے ایک اور استاد یحییٰ بن یحییٰ بن بکیر فرماتے ہیں :

---

[1]۔ رامہرمزی، المحدث الفاضل بین الراوی والواعی، ص ۴۲۲۔

Rāmahurmuzī, *al-Muḥaddith al-Fāḍil bayn al-Rāwī wa al-Wāʿī*, p. 422

[2]۔ ایضاً، ص ۴۲۷۔ ibid, p. 427.

[3]۔ ایضاً۔ ibid

[4]۔ خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی، الکفایہ فی علم الروایہ، بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۸ء، ص ۳۰۶۔

Baghdādī, Khaṭīb, Abū Bakr Aḥmad b. ʿAlī, *al-Kifāyah fī ʿIlm al-Riwāyah*, Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Bayrūt, Lubnān, 1988, p. 306.

[5]۔ ایضاً۔ ibid

[6]۔ ایضاً، ص ۳۰۸۔

ibid, p. 308.

لَمَّا عَرَضْنَا الْمُوَطَّأَ عَلَى مَالِكٍ ، قَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَغْرِبِ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، أُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْكَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: وَأَقُولُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ؟ قَالَ: نَعَمْ أَمَا رَأَيْتَنِي فَرَّغْتُ نَفْسِي لَكُمْ وَتَسَمَّعْتُ إِلَى عَرْضِكُمْ وَأَقَمْتُ سَقْطَهُ وَزَلَلَهُ؟ فَمَنْ حَدَّثَكُمْ غَيْرِي؟ . . . نَعَمْ حَدِّثْ بِهِ عَنِّي وَقُلْ «حَدَّثَنِي» مَالِكٌ [1]

بعض حوالوں سے امام مالک قراءۃ علی الشیخ کو سماع سے بھی اعلیٰ سمجھتے ہیں اور فرماتے ہیں:

أَنَّهَا أَرْفَعُ مِنَ السَّمَاعِ وَأَصَحُّ [2]

یہاں اس امر کی صراحت ضروری ہے کہ یہ وہی یحییٰ بن یحییٰ بن بکیر ہیں جن سے امام مسلم سب سے زیادہ روایات کرتے ہیں اور ان میں صرف سات روایات کے علاوہ 220 روایات ہیں۔ یہ قرات علی مالک کے صیغے سے بیان کرتے ہیں اور بقیہ سات روایات میں بھی یہ امام مالک سے استفسار کرتے ہیں کہ کیا یہ حدیث آپ کو فلاں نے بیان کی ہے تو وہ جواب میں امام مالک فرماتے ہیں: ''نعم ''۔ گویا کہ ان روایات میں بھی قراءت علی الشیخ بھی واضح ہے اور یہ بھی روایات صحیح مسلم کے تحریری ماخذ ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی واضح کرتی ہیں کہ صحیح مسلم سے پہلے بھی تحریری کتب حدیث موجود تھیں۔ اسی طرح معرفۃ علوم الحدیث میں امام حاکم فرماتے ہیں:

وَبَيَانُ الْعَرْضِ أَنْ يَكُونَ الرَّاوِي حَافِظًا، مُتْقِنًا فَيُقَدِّمُ الْمُسْتَفِيدُإِلَيْهِ جُزْءًا مِنْ حَدِيثِهِ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَيُنَاوِلُهُ فَيَتَأَمَّلُ الرَّاوِي حَدِيثَهُ، فَإِذَا أَخْبَرَهُ وَعَرَفَ أَنَّهُ مِنْ حَدِيثِهِ، قَالَ لِلْمُسْتَفِيدِ: قَدْ وَقَفْتُ عَلَى مَا نَاوَلْتَنِيهِ، وَعَرَفْتَ الْأَحَادِيثَ كُلَّهَا، وَهَذِهِ رِوَايَاتِي عَنْ شُيُوخِي، فَحَدِّثْ بِهَا عَنِّي، فَقَالَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ: إِنَّهُ سَمَاعٌ مِنْهُمْ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ: أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَحَدُ الْفُقَهَاءِ السَّبْعَةِ، حَكَاهُ مَالِكٌ عَنْ شُيُوخِهِ عَنْهُ، وَأَبُو عَبْدِ اللهِ عِكْرِمَةُ مَوْلَى ابْنُ عَبَّاسٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابِ بْنِ زُهْرَةَ الزُّهْرِيُّ، وَرَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّائِيُّ، وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ الْقُرَشِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيُّ، وَمَالِكُ بْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْأَصْبَحِيُّ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الْأَنْدَرَاوَرْدِيُّ فِي جَمَاعَةٍ بَعْدَهُمْ وَمِنْ أَهْلِ مَكَّةَ: مُجَاهِدُ بْنُ جَبْرٍ، أَبُو الْحَجَّاجِ الْمَخْزُومِيُّ مَوْلَاهُمْ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيُّ مَوْلَاهُمْ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ الْقَارِئُ، وَنَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ، وَدَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الْهِلَالِيُّ، وَمُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ فِي جَمَاعَةٍ بَعْدَهُمْ وَمِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ: عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ النَّخَعِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيُّ، وَأَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ، وَعَامِرُ بْنُ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ النَّخَعِيُّ، وَحَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ الْأَسَدِيُّ، وَمَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ السُّلَمِيُّ، وَإِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ السَّبِيعِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ، وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ فِي جَمَاعَةٍ بَعْدَهُمْ وَمِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ: أَبُو الْمُتَوَكِّلِ عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ النَّاجِيُّ، وَقَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ السَّدُوسِيُّ، وَأَبُو الْعَالِيَةِ زِيَادُ بْنُ فَيْرُوزَ، وَحُمَيْدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ، وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، وَدَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ، وَكَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ الْجَهْضَمِيُّ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الْقَيْسِيُّ فِي آخَرِينَ بَعْدَهُمْ وَمِنْ أَهْلِ مِصْرَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، وَأَشْهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، وَسَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، وَيُوسُفُ بْنُ عَمْرٍو، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ

---

[1] ۔ خطیب بغدادی، الکفایہ، ص۳۰۹۔

Khaṭīb Baghdādī, *al-Kifāyah*, p. 309.

[2] ۔ قاضی عیاض، الالماع، ص۷۳

Qāḍī ʿIyāḍ, *al-Ilmāʿ*, p. 73.

بْنِ أَعْيَنَ، وَجَمَاعَةٌ مِنَ الْمَالِكِيِّينَ بَعْدَهُمْ، وَكَذَلِكَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، وَخُرَاسَانَ [1]

امام مسلم کے شیخ امام اسماعیل بن ابی اویس بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام مالک سے سنا، وہ فرماتے ہیں:

السَّمَاعُ عِنْدَنَا عَلَى ثَلَاثَةِ أَضْرُبٍ

أَوَّلُهَا: قِرَاءَتُكَ عَلَى الْعَالِمِ

الثَّانِي: قِرَاءَتُهُ عَلَيْكَ

وَالثَّالِثُ: أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْكَ كِتَابًا قَدْ عَرَفَهُ فَيَقُولُ ارْوِهِ عَنِّي

قَالَ وَكَانَ مَالِكٌ يَحْتَجُّ فِي هَذَا بِأَنَّ الرَّاوِي رُبَّمَا سَهَا أَوْ غَلِطَ فِيمَا يَقْرَؤُهُ بِنَفْسِهِ فَلَا يَرُدُّهُ عَلَيْهِ الطَّالِبُ السَّامِعُ ذَلِكَ الْغَلَطَ لِخِلَالٍ ثَلَاثٍ إِمَّا لِأَنَّ الطَّالِبَ جَاهِلٌ فَلَا يَهْتَدِي لِلرَّدِّ عَلَيْهِ وَإِمَّا لِهَيْبَةِ الرَّاوِي وَجَلَالَتِهِ وَإِمَّا أَنْ يَكُونَ غَلَطُهُ فِي مَوْضِعٍ صَادَفَ اخْتِلَافًا فَيَجْعَلُ خلافًا توهما أنه مذهبه فيحمل الْخَطَأَ صَوَابًا [2]

مذکورہ بالا حوالہ جات کی روشنی میں عیاں ہے کہ محدثین کے ہاں حدیث بیان کرنے کے دو طریقے رائج تھے؛ حفظ، کتاب اسی طرح تلامذہ سے بھی بعض تحریر کر لیتے اور بعض اپنے حافظے پر اعتماد کرتے۔ اسی لیے بہت سے محدثین ایسے ہیں جن کے احادیث کے اپنی مجموعے تلامذہ کے حفظ و نقل کی بدولت آج بھی پائے جاتے ہیں اور بہت سے ایسے بھی محدثین ہیں جن کی اپنی کتابیں تو نہیں ہیں لیکن وہ اپنے شیوخ کی کتب کے سامع اور ناقل ہیں۔ یوں وہ شیخ کی کتاب ان کے تلامذہ کے نام سے معروف ہو گئی، لیکن امام مالک کے تلامذہ کی امام مالک سے مؤطا کی 20 سے زائد روایات اس کی واضح مثالیں ہیں جیسے موطا یحییٰ بن یحییٰ بن بکیر، موطا بروایت عبداللہ بن مسلمہ، موطا بروایت ابن القاسم، موطا بروایت ابو مصعب الزہری وغیرہ وغیرہ۔

شیخ بطور راوی حدیث اپنے حافظے اور کتاب سے روایت بیان کرتے تھے تو سامع یا تلمیذ بھی اسی حدیث کو جب آگے روایت کرتے تو استعمال کردہ صیغوں سے اس روایت کی حیثیت بھی واضح ہو جاتی۔ جیسا کہ موطا امام مالک، صحیح بخاری، صحیح مسلم کی مجالس املاء سے ظاہر ہے کہ ان ائمہ کرام سے ان کتب کا درس بے شمار لوگوں نے لیا۔

اسی طرح جب ہم صحیح مسلم کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ علم اصول حدیث میں جس صیغے کو سب سے ارفع اور افضل قرار دیا گیا یعنی (حدثنا یا حدثنی) میں مسلم اپنی الجامع صحیح میں زیادہ تر روایات اسی کے ساتھ اپنے شیوخ سے روایت کرتے ہیں اور پھر اپنے شیوخ کے روایات بیان کرنے کے لیے صحیح صیغے کو بھی واضح کرتے ہیں۔

مزید برآں صحیح مسلم میں امام مسلم کی روایات کا جائزہ لینے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ امام مسلم اپنے صاحب کتاب شیوخ سے سب سے زیادہ روایات کرتے ہیں جیسے ابو بکر بن ابی شیبہ، احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، سعید بن منصور، ھناد بن السری کے نام قابل

---

[1]۔ الحاکم، ابوعبداللہ، محمد بن عبداللہ النیسابوری، معرفہ علوم الحدیث، دار احیاء العلوم، بیروت 1986ء، ص ۲۵۶-۲۵۸

al-Ḥākim, Abū ʿAbd Allāh, Muḥammad b. ʿAbd Allāh al-Naysābūrī, *Maʿrifat ʿUlūm al-Ḥadīth*, Dār Iḥyāʾ al-ʿUlūm, Bayrūt, 1986, pp. 256–258.

[2]۔ قاضی عیاض، الالماع، ص ۷۴۔

Qāḍī ʿIyāḍ, *al-Ilmāʿ*, p. 74

ذکر ہیں۔ جن کے نام کے ساتھ ذکر کردہ روایات کی تعداد اغلباً ہے اور یہ امام مسلم کے ہاں اس شیخ سے تعلق کی بہت اہم دلیل اور صراحت ہے۔ یا وہ شوخ اپنے شیوخ کی کتب/کتاب کے ناسخ و ناقل ہیں اور اب بطور صاحب نسخہ مشہور و معروف ہیں جیسے یحییٰ بن یحییٰ بن بکیر، عبداللہ بن مسلمہ، قتیبہ بن سعید، عبداللہ بن وہب، ابو مصعب الزہری وغیرہ

صحیح مسلم میں اسناد کا جائزہ لینے سے یہ حقیقت بھی واضح ہوتی ہے کہ امام مسلم نے اپنے شیخ سے متقدم شیوخ میں سے بھی زیادہ تر ان محدثین کے سلسلہ سند کا انتخاب کیا ہے جن کے تحریری ماخذ حدیث پائے جاتے ہیں۔ جیسے امام مالک، امام وکیع، ابن وہب، عبداللہ بن مبارک، عبدالرزاق بن ھمام، معمر بن راشد اور ھمام بن منبہ سے روایات ہی صحیح مسلم میں کثرت اس بات کو واضح ثبوت ہے۔ جہاں تک امام مسلم کی اس بات کا تعلق ہے

صنفت هَذَا الْمسند الصَّحِيح من ثَلَاثِمِائَة ألف حَدِيث مسموعة[1]

عموماً امام مسلم نے کے اس قول کا یہ مطلب سمجھا جاتا ہے کہ امام مسلم نے یہ کتاب مسموعہ احادیث سے لکھی ہیں تو اس کو بنیاد بنا کر سابقہ تحریری مآخذ سے استفادہ کرنے کا انکار کیا جاتا ہے۔[2]

جب کہ اس سے یہ انکار لازم نہیں آتا کہ امام مسلم کی مسموعہ احادیث کی بنیاد میں شیخ مسلم کی کتاب بالکل موجود نہیں تھی۔ جب کہ شیخ مسلم کا اپنے حافظے یا اپنی کتاب سے روایت کرنے بارے کوئی مانع نہیں ہے۔ دوسری طرف بہت سے قرائن اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ امام مسلم نے اپنے شیوخ کے احادیث کے تحریری ماخذ کو مدنظر رکھا مثلاً:

- امام مسلم کا اپنی صحیح میں صاحب کتاب یا صاحب نسخہ اپنے شیوخ سے بکثرت روایت کر کرنے کو ترجیح دینا۔
- اپنے شیوخ سے متقدم محدثین میں سے صاحب کتاب یا صاحب نسخہ محدثین کے سلسلہ سند سے زیادہ روایات کرنا۔
- یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ امام مسلم کے پاس اپنے شیوخ و متقدمین کی حدیث کے تحریری مجموعے موجود تھے اور امام مسلم بوقت ضرورت ان سے استفادہ کرتے رہتے تھے، درج ذیل واقعات اس کی واضح مثالیں ہیں۔

جب امام بخاری نیشاپور میں تشریف لائے تو امام بخاری کا امام ذھلی سے قرآن کے لفظ بارے اختلاف ہو گیا۔ امام ذھلی نے لوگوں کو امام بخاری کی مجلس میں جانے سے روک دیا اور ایک دن اپنی مجلس میں یہاں تک کہ الا من قال باللفظ فلا یحل لہ ان یحضر مجلسنا تو امام مسلم نے اپنی چادر اٹھائی اور لوگوں کے سامنے وہاں سے نکل گئے اور امام ذھلی سے جتنی بھی حدیثیں ان کے پاس تحریری صورت میں وجود تھی، وہ ایک اونٹ

---

[1]۔ ابن الصلاح، ابو عمر بن الصلاح، صیانۃ صحیح مسلم، بیروت: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۸۴ء، ص ۶۷۔
Ibn al-Ṣalāḥ, Abū ʿAmr ʿUthmān b. ʿAbd al-Raḥmān, *Ṣiyānat Ṣaḥīḥ Muslim*, Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1984, p. 67.

[2]۔ الذھبی، محمد بن احمد بن عثمان، سیر اعلام النبلاء، بیروت: موسسہ الرسالۃ، ۱۹۹۶ء، ج ۱۲، ص ۵۶۵۔
al-Dhahabī, Muḥammad b. Aḥmad b. ʿUthmān, *Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ*, Beirut: Muʾassasat al-Risālah, 1996, vol. 12, p. 565.

پر لاد کر امام ذہلی کی طرف بھیج دیں۔ [1]

امام مسلم کے شاگرد احمد بن مسلمہ بیان کرتے ہیں کہ امام مسلم کے لیے ایک مجلس مذاکرہ منعقد کی گئی اور اس میں امام مسلم کے سامنے ایک حدیث پیش کی گئی جس کی تلاش میں امام مسلم اپنے گھر لوٹے اور چراغ جلا کر وہ حدیث تلاش کرنا شروع کر دی۔ گھر والوں نے بتایا کہ ایک کھجوروں کی ٹوکری تحفے میں آئی ہے تو انہوں نے پیش کرنے کا حکم دیا۔ امام مسلم حدیث بھی تلاش کرتے رہے اور ایک ایک کر کے کھجور بھی کھاتے رہے۔ صبح ہوئی تو حدیث بھی مل گئی اور کھجوریں بھی ختم ہو گئیں۔ [2]

مذکورہ بالا واقعات اس بات سے عیاں ہے کہ امام مسلم کے پاس متقدمین کے تحریری مجموعے بھی موجود تھے اور امام مسلم بوقت ضرورت ان سے استفادہ کرتے تھے۔

(iv)امام مسلم کی صحیح مسلم میں مذکورہ روایات کا لفظ بلفظ اپنے شیوخ کی کتب میں موجود روایات سنداً و متناً مطابق ہونا۔

(v) حتی کہ اپنے شیوخ سے متقدم محدثین کی کتابوں میں موجود روایات کے لفظ بلفظ سنداً و متناً مطابق ہونا اس ظن غالب کو مزید پختہ کر دیتا ہے کہ امام مسلم نے اپنی الجامع الصحیح میں روایات جمع کرتے وقت انتہائی اعلی معیار قیام قائم کیا اور مسموعہ روایات کو مرتب کرتے وقت سابقہ تحریری مآخذ سے استفادہ بھی کیا۔

(vi)طرق تحمل حدیث میں سے ان صیغوں کا استعمال کرنا جن کو کتاب و کتابۃ سے روایت کرنے پر محمول کیا جا سکتا ہے۔

درج بالا دلائل و اقوال سلف اور طرق تحمل حدیث کے لیے صیغ الاداء کی صراحت میں ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ

ا۔ ہر وہ حدیث جو طرق تحمل حدیث میں سے اپنے طرق سے آئے گی وہ صراحتاً کتاب پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے المناولۃ، الوجادۃ، الکتابۃ، الاعلام، الوصیۃ تو اس روایت کو ہم تحریری میں ماخذ والی (کتابی) روایت شمار کر سکتے ہیں۔

۲۔ قراءت علی فلان، قری علیہ وانا اسمع کے صیغے سے بیان کردہ حدیث بھی کتابی تصور کر کر سکتے ہیں۔

۳۔ حدثنا اور واخبرنا کے ساتھ بیان کردہ وہ حدیث جو امام مسلم اپنے صاحب کتاب یا صاحب نسخہ شیخ سے روایت کریں اور وہ حدیث سنداً اور متناً لفظ بلفظ شیخ کی کتاب میں مذکورہ روایت سے مطابقت رکھتی ہو تو ہم ظن غالب کے ساتھ اس کو کتابی / تحریری ماخذ والی حدیث شمار کر سکتے ہیں۔

---

[1] ۔الذھبی، سیر اعلام النبلاء، ج ۱۲، ص ۴۶۹

al-Dhahabī, *Siyar A'lām al-Nubalā'*, Vol. 12, p. 469.

[2] ۔ایضاً، ص ۴۶۹۔

ibid , p. 469